احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعرات 19 راپریل 2007ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 19 راپریل 2007ء 1428 ہجری 19 شہادت 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 85

نماز فجر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلٰوۃ الفجر حدیث نمبر 612)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’ابتدائی مدارج سلوک میں نماز اور دوسرے اعمال صالحہ ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتے ہیں اور طبیعت میں ایک کسل اور تکلیف محسوس ہوتی ہے،لیکن جب انسان خدا تعالیٰ سے قوت پا کر اس مقام شہید پر پہنچتا ہے تو اس کو ایسی طاقت اور استقامت دی جاتی ہے کہ اسے ان اعمال میں کوئی تکلیف محسوس ہی نہیں ہوتی۔ گویا وہ ان اعمال پر سوار ہوتا ہے اور صومؔ ،صلٰوۃؔ ،زکوٰۃؔ ، ہمدردیؔ بنی نوع ،مروّتؔ ،فتوّتؔ غرض تمام اعمالِ صالحہ اور اخلاق فاضلہ کا صدور قوت ایمانی سے ہوتا ہے۔ کوئی مصیبت ، دکھ اور تکلیف خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانے سے اسے روک نہیں سکتی۔ شہیدؔ اسی وقت کسی شخص کو کہیں گے جب اس کی قوت ایمانی سے وہ فعل دکھائے کہ آرام سے ان افعال کا صدور ہو۔ جیسے پانی اوپر سے نیچے کو گرتا ہے۔ اسی طرح پر شہید سے اعمال صالحہ کا صدور ہوتا ہے۔ شہیدؔ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا ہے اور اس کی طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جب یہ مقام کامل درجہ پر پہنچے ،تو یہ ایک نشان ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 255)

ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ آپؐ کا سارا ہی وقت دعاؤں میں گزرتا تھا۔ لیکن نماز خاص خزینہ دعاؤں کا ہے جو مومن کو دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا فرض ہے کہ جب تک اس کو درست نہ کرے اور اس کی طرف توجہ نہ کرے۔ کیونکہ جب نفل سے فرض جاتا رہے تو فرض کو مقدم کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص ذوق اور حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو پھر خارج نماز بے شک دعائیں کرے ہم منع نہیں کرتے۔ ہم تقدیم نماز کی چاہتے ہیں اور یہی ہماری غرض ہے۔ مگر لوگ آج کل نماز کی قدر نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے بہت بُعد ہو گیا۔ مومن کے لئے نماز معراج ہے اور وہ اس سے ہی اطمینان قلب پاتا ہے، کیونکہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اپنی عبودیت کا اقرار، استغفار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود۔ غرض وہ سب امور جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ موجود ہیں۔ ہمارے دل میں اس کے متعلق بہت سی باتیں ہیں۔ جن کو الفاظ پورے طور پر ادا نہیں کرسکتے۔ بعض سمجھ لیتے ہیں اور بعض رہ جاتے ہیں۔ مگر ہمارا کام یہ ہے کہ ہم تھکتے نہیں۔ کہتے جاتے ہیں۔ جو سعید ہوتے ہیں اور جن کو فراست دی گئی ہے وہ سمجھ لیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد دوم ص 348)

تیسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین العجائز کی حالت میں رہنا پسند نہ کیا اور اس سے آگے بڑھے اور معرفت میں قدم رکھا مگر اس منزل کو نباہ نہ سکے اور راہ ہی میں ٹھوکر کھا کر گر گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ ادھر کے رہے، نہ ادھر کے رہے۔ ان لوگوں کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کو پیاس لگ ہوئی تھی اور اس کے پاس کچھ پانی تھا، پروہ پانی بھی گدلا تھا؛ تاہم وہ پی لیتا تو مرنے سے بچ جاتا۔ کسی نے اس کو خبر دی کہ پانچ سات کوس کے فاصلہ پر ایک چشمہ صاف ہے۔ پس اس نے وہ پانی جو اس کے پاس تھا پھینک دیا اور وہ صاف چشمہ کے واسطے آگے بڑھا۔ پر اپنی بے صبری اور بدبختی اور ضلالت کے سبب وہاں نہ پہنچ سکا۔ دیکھو اس کا کیا حال ہوا، وہ ہلاک ہو گیا اور اس کی ہلاکت نہایت ہولناک ہوئی یا ان حالتوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک کنواں کھودا جا رہا ہے۔ پہلے تو وہ صرف ایک گڑھا ہے جس سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ آنے جانے والوں کے واسطے اس میں گر کر تکلیف اٹھانے کا خطرہ ہے۔ پھر وہ اور کھودا گیا یہاں تک کہ کیچڑ اور خراب پانی تک وہ پہنچا۔ پروہ کچھ فائدہ مند نہیں۔ پھر جب وہ کامل ہوا اور اس کا پانی مصفا ہو گیا، تو وہ ہزاروں کے واسطے زندگی کا موجب ہو گیا۔

(ملفوظات جلد اول ص 487)

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم

5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری 6 تا 8 ہزار روپے سالانہ۔

2۔ کالج لیول 12 تا 15 ہزار روپے سالانہ۔

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی ودیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ روپے تک۔

سینکڑوں طلباء جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ,,امداد طلباء،، میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 20/اپریل 2007ء

5-00 am	تلاوت،درس،خبریں
5-55 am	لقاء مع العرب
7-05 am	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
7-45 am	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
8-50 am	ترجمۃ القرآن
9-55 am	مقابلہ نظم
11-05 am	تلاوت،درس،خبریں
12-05 pm	بچوں کا پروگرام
1-10 pm	فرانسیسی سروس
1-35 pm	سرائیکی سروس
2-15 pm	ملاقات
3-20 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
5-00 pm	لائیو خطبہ جمعہ
6-10 pm	تلاوت،درس،خبریں
7-10 pm	درس حدیث
7-30 pm	بنگلہ سروس
8-35 pm	سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
9-05 pm	خطبہ جمعہ ریکارڈنگ
10-05 pm	انٹرویو
11-05 pm	فرانسیسی سروس
11-30 pm	عربی سروس

ہفتہ 21/اپریل 2007ء

1-30 am	خبریں
2-10 am	خطبہ جمعہ
3-10 am	ورائٹی پروگرام
3-45 am	ملاقات
5-05 am	تلاوت،درس،خبریں
6-10 am	فرانسیسی سروس
6-30 am	لقاء مع العرب
7-45 am	خطبہ جمعہ
8-55 am	انٹرویو: مکرم عبدالرب انور محمود
9-40 am	ملاقات
11-00 am	تلاوت،درس،خبریں
12-10 pm	بستان وقف نو
1-05 pm	سیرت رفقاء حضرت مسیح موعود
1-50 pm	خطبہ جمعہ
3-05 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	فرانسیسی سروس
5-00 pm	تلاوت،درس،خبریں
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	انتخاب سخن لائیو
8-00 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	مشاعرہ
10-10 pm	سوال وجواب
11-30 pm	عربی سروس

اتوار 22/اپریل 2007ء

2-00 am	جماعتی خبریں
2-35 am	بستان وقف نو
3-55 am	خطبہ جمعہ
5-00 am	تلاوت،درس،خبریں
6-10 am	قرآن کریم کوئز
6-35 am	لقاء مع العرب
7-30 am	کڈز میٹر
8-05 am	خطبہ جمعہ
9-05 am	مشاعرہ
10-05 am	تعارف
10-35 am	قرآن کوئز
11-00 am	تلاوت،درس،خبریں
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
2-25 pm	کڈز میٹر
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	خطبہ جمعہ
5-15 pm	تلاوت،درس،خبریں
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-10 pm	خطبہ جمعہ
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-15 pm	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
10-35 pm	سوال وجواب
11-30 pm	عربی سروس
11-30 pm	عربی سروس

ہمارا ساتھ دیجئے

صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کے تحت دعائیں، نوافل اور ہر ماہ کم از کم ایک دن روزہ رکھنے کا اہتمام کریں اور اس کے ساتھ ساتھ خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے کی خوشی میں الفضل کی توسیع اشاعت مہم میں ہمارا ساتھ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم شیخ مبارک احمد شاہد صاحب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم محبوب عالم خالد صاحب مقیم ایمسٹرڈم ہالینڈ کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مکرمہ حامدہ لبنیٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری مطیع الرحمٰن صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے ہمراہ 18 جنوری 2007ء کو بعوض حق مہر دولاکھ روپے بیت المبارک ربوہ میں فرمایا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کیلئے بھی برکت کا باعث بنائے۔

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب دہلی گیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے حامد بشیر کے دل کا آپریشن بوجہ دل میں پیدائشی سوراخ مورخہ 24۔اپریل 2007ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نصرت جہاں اکیڈمی کی کامیابی

مورخہ 4/اپریل 2007ء کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر انتظام ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن جھنگ کے تحت ہونے والے سالانہ علمی وادبی اور سپورٹس کی تقریب تقسیم انعامات گورنمنٹ جامع ماڈل ہائی سکول جھنگ سٹی میں زیر صدارت EDEO جھنگ منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ضلع جھنگ کے سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز، ایسوسی ایشن کے صدر، جنرل سیکرٹری، سپورٹس ٹیچر، طلباء والدین، D.E.O اور معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔ اس تقریب میں نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کو علمی وادبی مقابلہ جات میں ضلع جھنگ کے سکولوں میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر چیمپئن شپ ٹرافی دی گئی۔ گزشتہ دو سالوں سے یہ اعزاز نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے پاس ہی ہے۔ اس لحاظ سے یہ ادارہ کی چیمپئن ٹرافی حاصل کرنے میں ہیٹ ٹرک ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری نے اس موقع پر ادارہ ہذا کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ”نصرت جہاں اکیڈمی والے آتے ہیں اور انعامات لوٹ کر لے جاتے ہیں“ اس تقریب میں سالانہ سپورٹس مقابلہ جات میں بھی انعامات تقسیم ہوئے۔ ادارہ کی نمائندگی مکرم ہود احمد ملک صاحب D.P.E نے کی۔ اور اپنے انعامات وصول کئے۔ ڈسٹرکٹ مقابلہ جات میں ادارہ ہذا نے لان ٹینس، سکواش، ٹیبل ٹینس اور باسکٹ بال کے مقابلہ جات میں انعامات وصول کئے۔ اس موقع پر جنرل سیکرٹری صاحب نے کہا کہ نصرت جہاں اکیڈمی کو علمی وادبی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ سپورٹس کے تمام مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ کامیابیوں اور اعزازات سے نوازے اور ہمیں حقیقی وقف کی روح سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

داخلہ برائے مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ اگست 2007ء میں متوقع ہے ان والدین سے جو اپنی بچیوں کو اس ادارہ میں داخل کروانے کے خواہشمند ہیں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے بچیوں کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھائیں نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ داخلہ سے قبل بچیوں کو قرآن پاک کے کم از کم دو دوا دوار روانی اور صحت تلفظ کے ساتھ ضرور مکمل کروائیں کیونکہ درست تلفظ اور روانی حفظ کیلئے بہت ضروری ہے۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

افسوسناک حادثہ

مکرم مرزا اکرام احمد صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا اعجاز احمد صاحب ولد مکرم میاں محمد یعقوب صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال ربوہ حال کینیڈا بعمر 65 سال مورخہ 3۔اپریل 2007ء کو کار پر لاہور سے ربوہ آتے ہوئے پنڈی بھٹیاں گرڈ اسٹیشن کے قریب ٹریفک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ مورخہ 5۔اپریل 2007ء کو ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین ہوئی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ دو بیٹے مرزا نعمان احمد اور مرزا رحمان احمد چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

ابن رشد کی عظیم علمی و قلمی خدمات

ابن رشد کے نصیب کا ستارہ موحدین کی سلطنت میں بام عروج کو پہنچا جن کا پہلا حکمران عبدالمومن بن علی تھا۔اس نے 1130ء تا 1163ء تک حکومت کی۔مؤحدین سلطنت کے جملہ حکمرانوں میں سے وہ پہلا فرمانروا تھا جس نے فلسفیانہ علوم میں خاص دلچسپی کا عملی طور پر اظہار کیا۔اس نے اپنے شاہی دربار میں اندلس کے دیوقامت فلسفی اور حکیم جیسے ابن باجہ، مروان ابن زہر، ابن طفیل جمع کئے ہوئے تھے۔

عبدالمومن کے دربار میں ابن رشد کی رسائی کا قصہ کچھ یوں ہے کہ عبدالمومن کی حکومت سے پہلے سکولوں کی عمارتیں خاص طور پر تعمیر نہیں کی جاتی تھیں بلکہ اندلس میں بچوں کو تعلیم صرف مساجد میں دی جاتی تھی لیکن عبدالمومن نے تعلیم کو عام رواج دینے کے لئے مدارس قائم کرنے کا منصوبہ بنایا۔اس تجویز کو عملی جامہ دینے کے لئے اس کو چند تجربہ کار تعلیمی مشیروں کی ضرورت تھی جو خود عالم فاضل ہونے کے ساتھ ماہر تعلیم بھی ہوں۔عبدالمومن کی نظر انتخاب ابن رشد پر پڑی جو اس کی نظر میں اس اہم تجویز کو عملی جامہ دینے کی اہلیت وصلاحیت رکھتا تھا۔ابن رشد کو 1153ء میں مراکش طلب کیا گیا۔وہاں پہنچنے پر خلیفہ کو جب اس کی محققانہ لیاقت، علمی کمالات، روشن خیالی، وسعت علم اور وسیع النظری کا علم ہوا تو اسے شاہی دربار کے خاص الخاص مصاحبوں (ایڈوائزرز) میں شامل کرلیا۔

عموماً اٹھارہ سال کے نوجوان کسی نہ کسی پیشہ سے منسلک ہوجاتے ہیں۔اس لئے ابن رشد جب اٹھارہ سال کے ہوئے تو کون سا پیشہ اپنایا؟ تاریخ میں اس بارہ میں کچھ نہیں ملتا۔البتہ قرین قیاس ہے کہ چونکہ آپ کے والد محترم قرطبہ کے قاضی تھے اس لئے آپ بھی مقدمات لے کر ان کی عدالت میں حاضر ہوتے ہوں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ قرطبہ کی شاہی لائبریری جس میں چار لاکھ نادر کتابیں تھیں۔ وہاں کتابوں کے مطالعہ میں وقت گزارتے ہوں کیونکہ ان کا مطالعہ خاصا وقیع تھا۔کتابیں پڑھنے سے دماغ کو مہمیز لگتی ہے، جس کسی کو ایک دفعہ مطالعہ کا نشہ لگ جائے تو جب تک وہ کتاب یا رسالہ پڑھ نہ لے یہ نشہ دور نہیں ہوتا۔نیز کتابیں علم وعرفان کا سرچشمہ ہوتی ہیں اور بعض شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ طب میں آپ کا علم کتابی حد تک محدود تھا۔علم وہ دولت ہے جو خرچ ہونے سے بڑھتی ہے، خدا اس دولت میں برکت دیتا ہے جو مخلوق خدا کے لئے خرچ کی جائے۔

ابن رشد نے جب ستائیس سال کی عمر میں مراکش کا سفر کیا تو وہ اس وقت علم فلکیات کے بعض مسائل کی تحقیقات میں مصروف تھے لیکن وہاں جاکر بھی ستارہ بینی اور مشاہدات فلکی کا سلسلہ برابر جاری رہا۔اس چیز کا ذکر انہوں نے ارسطو کی ایک کتاب کی شرح میں کیا ہے۔

خلیفہ عبدالمومن کا فلسفیانہ علوم کی طرف فطری رجحان تھا، اس نے اپنے کتب خانے میں کثیر تعداد میں بیش قیمت فلسفیانہ کتابیں جمع کی ہوئی تھیں۔اس کے دربار میں فلسفی بھی حاضر رہتے تھے جن میں سب سے ممتاز ابن طفیل تھا۔ابن طفیل ہی کی بدولت دیگر نامور فلاسفر بھی وہاں جمع ہوئے تھے۔ایک روز خلیفہ عبدالمومن نے فلسفیانہ مسائل پر گفتگو کے دوران ابن طفیل سے کہا ''ارسطو کا فلسفہ بہت دقیق ہے اور مترجمین نے ترجمے کوئی عمدہ نہیں کئے۔کاش کوئی شخص آمادہ ہوجائے تو اس کا خلاصہ تیار کرکے اس کو قابل فہم بنا دے''۔ابن طفیل نے خلیفہ کی اس خواہش کا ذکر ابن رشد سے کیا اور کہا برادرمن میں تو بوڑھا ہوگیا ہوں، امیر المومنین کی خدمت سے فرصت نہیں ملتی کہ ایسا علمی کام کرسکوں، میں خوب جانتا ہوں تم اس کام کو بخوبی سرانجام دے سکتے ہو۔ابن طفیل کی نگہ انتخاب ابن رشد جیسے قابل جوہر پر پڑی، دراصل اس نے ابن رشد میں چھپے گوہر کو پہچان لیا تھا اس لئے اس نے اپنے قابل رفیق اور شاگرد کو اس جانب توجہ دلائی کہ چونکہ ارسطو کی جتنی شرحیں آج تک کی گئیں ہیں وہ تمام کی تمام مبہم اور ناقابل فہم ہیں اس لئے تم کو یہ علمی خدمت انجام دینی چاہئے۔ابن رشد اس علمی منصوبہ پر آمادہ ہوگئے اور اسی دن سے ارسطو کی کتابوں کی شرحیں لکھنی شروع کردیں۔

خلیفہ عبدالمومن نے جب 1163ء میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا تو اس کا چھوٹا سا بھائی ابو یعقوب یوسف سریر آرائے خلافت ہوا۔ اب یعقوب یوسف بلند حوصلہ خلیفہ اور بذات خود فاضل اجل تھا۔وہ تیغ وقلم کے دونوں میدانوں میں یکتائے زمانہ تھا۔علوم عربیہ میں اس کا کوئی ہمسر نہ تھا۔صحیح بخاری کے کئی حصے اس کے نوک زبان تھے۔حافظ قرآن ہونے کے علاوہ فقہ میں مہارت رکھتا تھا۔طب میں بھی اس کو کمال حاصل تھا۔فلسفہ کا اس کو خاص ذوق تھا۔فلسفہ کی کتابیں کثیر تعداد میں اس کی شاہی لائبریری کی زینت تھیں۔

ابن طفیل خلیفہ ابو یعقوب کے دربار میں بھی فلسفیوں کا سردار (سائنٹفک ایڈوائزر) تھا۔ابن طفیل نے شاہی دربار میں فلسفہ کے ائمہ فن جمع کئے ہوئے تھے۔اب تک ابن رشد کو فلسفیانہ حیثیت سے زیادہ شہرت حاصل نہ تھی لیکن ابو یعقوب یوسف کے دربار میں پہنچ کر ان کی علمی حیثیت لوگوں پر بطور فلسفی کے عیاں ہوئی۔ابن رشد نے یہ واقعہ اپنے ایک شاگرد سے کچھ اس طرح بیان کیا جسے عبدالواحد مراکشی نے اپنی تصنیف ''المعجب فی تلخیص اخبار المغرب'' میں رقم کیا ہے:

''جب میں دربار میں داخل ہوا تو ابن طفیل وہاں حاضر تھا۔اس نے امیر المومنین یوسف کے حضور مجھ کو پیش کیا اور میرے خاندانی اعزاز، میری ذاتی لیاقت، میرے ذاتی اوصاف کو اس رنگ میں بیان کیا جس کا میں مستحق نہ تھا۔لیکن اس سے میرے ساتھ اس کی مخلصانہ محبت وعقیدت کا اظہار ہوتا تھا۔ پھر یوسف میری طرف مخاطب ہوا، پہلے میرا نام ونسب پوچھا پھر فوراً یہ سوال داغ دیا کہ حکماء افلاک کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ یعنی ان کے نزدیک کائنات قدیم ہے یا حادث؟ یہ سوال سن کر مجھ پر خوف کی حالت طاری ہوگئی اور میں نے بہانے تلاش کرنے شروع کردیئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں فلسفہ سے واقف نہیں ہوں۔ خلیفہ یوسف میری بدحواسی کو تاڑ گیا اور ابن طفیل کو مخاطب ہوکر اس مسئلہ پر گفتگو شروع کردی۔ ارسطو، افلاطون اور دیگر حکمائے متقدمین نے جو کچھ اس مسئلہ پر کہا ہے اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ پھر متکلمین اسلام نے حکماء پر جو اعتراضات کئے ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان کئے۔ یہ دیکھ کر مجھ پر خوف کی جو حالت طاری تھی وہ ختم ہوگئی۔لیکن مجھے تعجب ہوا کہ خلیفہ یعقوب یوسف علوم عقلیہ میں اتنی دستگاہ رکھتا تھا جو طبقہ علماء میں بھی شاذونادر کسی کو حاصل ہوتی ہے۔ حالانکہ علماء اس قسم کی بحثوں میں اکثر مصروف رہتے ہیں۔ اب یوسف نے میری طرف توجہ مبذول کی تو میں نے مکمل آزادی کے ساتھ اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جب میں دربار سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے مجھ کو نقد مال، خلعت، ایک گھوڑا سواری کا اور بیش قیمت گھڑی بطور انعام کے عنایت کی''۔

ابن رشد نے یہ جو کہا کہ ابن طفیل نے میرے ذاتی اوصاف اس رنگ میں بیان کئے جس کا میں مستحق نہ تھا دراصل انہوں نے کسر نفسی سے کام لیا تھا کیونکہ ابن طفیل اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ ابن رشد 1157ء سے لے کر 1163ء تک ارسطو کی بیس کے قریب کتابوں کے جوامع لکھ چکے تھے۔ جیسے فزکس، مابعد الطبیعات اور منطق کا مجموعہ (آرگانان)۔ پھر طب پر ان کی محققانہ تصنیف ''الکلیات فی الطب'' 1162ء میں منظر عام پر آئی تھی۔ اس لئے وہ اپنی ذات میں ایک مسلمہ طبیب، فلاسفر اور شارح ارسطو کا درجہ حاصل کرچکے تھے۔

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ شاید خلیفہ ابو یعقوب یوسف ابن رشد سے ارسطو کے فلسفہ کی شرح وتلخیص اس لئے کرانا چاہتا تھا تاکہ مغرب میں اس کو وہی فضیلت حاصل ہوجائے جو خلیفہ مامون الرشید کو مشرق میں حاصل تھی۔ابن رشد اور ابن طفیل میں گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ابن طفیل چونکہ گوہر شناس تھا اس لئے اس کی دوررسا عقل اور دور اندیشی کے طفیل ابن رشد سے وہ علمی کارنامہ انجام پذیر ہوا جس کے باعث وہ تین صدیوں تک یورپ کے لاطینی حلقوں میں آفتاب نیم روز کی طرح چمکتے رہے۔ابن طفیل ابن باجہ کا شاگرد ہونے کے ساتھ اس کا مقلد تھا۔ چنانچہ وہ اپنے فلسفیانہ ناول ''حی ابن یقظان'' میں ابن باجہ کی تصانیف کے تذکرہ میں ابن رشد کا ذکر درج ذیل الفاظ میں کرتا ہے:

ابن باجہ کے بعد جو فلاسفہ ہمارے معاصر ہیں وہ ابھی دور تکون میں ہیں اور کمال کو نہیں پہنچے ہیں اور اس بناء پر ان کی اصلی قابلیت کا اندازہ ابھی نہیں ہوسکتا یہاں ہمارے معاصر میں اشارہ ابن رشد کی طرف ہے۔اسی حسن ظن کی بناء پر ابن طفیل نے ابن رشد کو یوسف بن عبدالمومن کے دربار میں رسائی دلوائی تھی۔

خلیفہ ابو یعقوب یوسف کے دربار میں پذیرائی اور قدرشناسی کے بعد ابن رشد کی دنیوی ترقی اور علمی فضیلت کا دور شروع ہوا اور وہ شہرت کے پروں پر اڑنے لگے۔جب ان کو 1169ء میں اشبیلیہ کا قاضی (مجسٹریٹ) مقرر کیا گیا تو انہوں نے قرطبہ سے اشبیلیہ میں رہائش اختیار کرلی۔شرح کتاب الحیوان کے چوتھے باب میں جو آپ نے اس سال مکمل کی، آپ نے قاضی کے فرائض بیان کئے اور معذرت طلب ہوئے کہ اگر کتاب میں سہو وخطا ہوگئی ہو تو معافی کا امیدخواہ ہوں کیونکہ عہدہ قضا کی مصروفیتوں سے فراغت ہی نہیں ملتی۔ نیز میرا کتب خانہ بھی قرطبہ میں ہے اور حوالوں کے لئے مطلوبہ کتابیں اس وقت یہاں موجود نہیں۔ تین سال بعد یعنی 1172ء میں قرطبہ واپس منتقل ہوئے۔ غالباً اسی سال انہوں نے ارسطو کی کتابوں کی ایسی شرحیں لکھنی شروع کیں جو تنوع مضامین اور وسیع معلومات کے پیش نظر شرح بسیط کہلاتی ہیں جبکہ اس سے پہلے جو شرحیں لکھیں وہ مختصر (Epitome) ہوتی تھیں۔

ابن رشد کو جتنا علمی شوق تھا وہ اسی قدر کثیر الاشغال بھی تھے لیکن اس کثیر الاشغالی میں بھی تصنیف وتالیف کا کام ہمہ وقت جاری رہتا تھا۔علمی کاموں کے لئے دماغی سکون، ارتکاز، نجی امور، عائلی مسائل سے فرصت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن دربار سے تعلقات اور کورٹ کے چیف جسٹس ہونے کے ناطے آپ معمولات زندگی میں ازحد مصروف رہتے تھے۔خود ان کی دلی خواہش تھی کہ دنیا کے کاموں سے فارغ ہوکر تمام وقت صرف اور صرف علمی کاموں میں صرف کریں لیکن ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔اپنی تصنیفات میں انہوں نے شکایت کی ہے کہ میں فرائض منصبی کے پیش نظر بہت مجبور ہوں، اتنا وقت نہیں کہ تصانیف اور شرحوں کے کام سکون خاطر سے سرانجام دے سکوں۔ علم فلکیات کی مشہور ومعروف کتاب مجسطی کی تلخیص میں انہوں نے لکھا کہ میں نے صرف اہم مطالب لئے ہیں کیونکہ میری حالت بالکل ایسے شخص جیسی ہے جس کے مکان میں آگ لگی ہو اور وہ اضطراب کی حالت میں مکان کی قیمتی اشیاء کو باہر نکال نکال کر پھینک رہا ہو۔ عدالت کے کاموں کے سلسلہ میں ان کو دور ونزدیک شہروں کے لمبے لمبے سفر بھی کرنے پڑتے تھے، آج مراکش میں تو کل قرطبہ میں اور پھر دوبارہ افریقہ کا سفر۔لیکن اس دوران بھی ترجمہ وتالیف کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ یاد رہے کہ دس سال تک 1172ء تا 1182ء آپ

قرطبہ میں قاضی کے عہدہ پر فائز رہے۔

کتاب البیان اور کتاب الالٰہیات 1174ء میں دونوں اکٹھی لکھنا شروع کیں لیکن اس دوران صاحب فراش ہوگئے، زندگی کی کوئی امید نہ رہی۔ اس خیال کے پیش نظر پہلی کتاب کو چھوڑ کر کتاب الالٰہیات کو مکمل کرنا شروع کردیا۔ 1178ء میں ان کو مراکش کا سفر کرنا پڑا، تو یہاں رسالہ جواہر الکون زیب قرطاس کیا۔ کچھ ماہ بعد آپ کو اشبیلیہ واپس آنا پڑا تو یہاں علم کلام میں دو جلیل القدر کتابیں قلم بند کیں۔

1182ء میں ابن طفیل کی وفات کے بعد خلیفہ یوسف نے ان کو مراکش بلوا کر اپنا شاہی طبیب مقرر کیا۔ خلیفہ آپ کی خدمات سے اتنا خوش تھا کہ اسی سال محمد بن مغیث کی رحلت پر انہیں قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ یوں شاہی طبیب ہونے کے باعث ان کو مراکش میں قیام کرنا پڑتا تھا تو دوسری جانب چیف جسٹس ہونے کے باعث اندلس کے تمام اضلاع کا دورہ کرنا پڑتا تھا۔ یہ ان کی دنیوی ترقی میں آخری منصب تھا جس پر ان کے دادا محترم اور والد ماجد بھی سرفراز رہ چکے تھے۔

نو سال کے عرصہ 1169ء تا 1178ء میں آپ ارسطو کی کتابوں کی تلاخیص اور شروح متوسط لکھتے رہے۔ ہاں 1174ء تا 1180ء کے دوران آپ نے اپنی اوریجنل کتابیں لکھیں جیسے فصل المقال، کشف عن المناہج اور تحافت التحافت۔ شروح بسیط (تفاسیر) آپ نے اس کے بعد لکھنا شروع کیں۔

خلیفہ ابو یعقوب یوسف کی وفات پر اس کا نور نظر یعقوب منصور (1184ء تا 1199ء) تخت نشین ہوا جو نہایت دیندار، عالم باعمل تھا۔ وہ پنجوقتہ نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا تھا۔ اس کے دور خلافت میں مؤحدین کی حکومت اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ اس نے عیسائیوں کو شکست دے کر اندلس کے کھوئے ہوئے اضلاع واپس لے لئے بلکہ ایک وقت میں تو وہ ان کے دارالخلافہ طلیطلہ Toledo پہنچ گیا۔ وہ فقہ و حدیث میں مہارت رکھتا تھا اس نے فقہاء کو حکم دیا تھا کہ وہ کسی امام کی تقلید نہ کریں بلکہ خود اجتہاد سے فیصلے کریں۔ عدالتوں میں جو فیصلہ کیا جاتا تھا وہ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس کی روشنی میں کیا جاتا تھا۔

خلیفہ منصور نے بھی اپنے باپ کی طرح ابن رشد کی بہت قدردانی کی بلکہ اس کے عہد میں ابن رشد کو اتنی قدر و منزلت حاصل ہوئی جتنی اس سے پہلے کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔ ابن رشد کو خلیفہ المنصور کی ندیمی کا بھی فخر حاصل تھا کیونکہ خلیفہ فرصت کے اوقات میں آپ کے ساتھ بے تکلف ہو کر علمی مسائل پر گفتگو کیا کرتا تھا۔ یہ بے تکلفی اتنی بڑھ گئی کہ گفتگو کے دوران ابن رشد منصور کو اسمع یا اخی کہہ کر مخاطب ہوتا تھا۔ عمر کے آخری حصہ میں ابن رشد قرطبہ میں زیادہ وقت علمی مشاغل میں گزارتے تھے۔ 1195ء میں خلیفہ منصور کو اطلاع ملی کہ عیسائی بادشاہ الفانسو ہشتم (Alphonso VIII) اندلس کے اسلامی علاقوں میں فساد ڈال کر مسلمانوں کی بستیوں کو لوٹ رہا ہے تو الفانسو کے مقابلہ کے لئے مہم پر جانے کے لئے قرطبہ سے روانہ ہونے سے قبل اس نے ابن رشد کو بلوایا اور سر آنکھوں پر بٹھایا۔ قصر شاہی میں افسران حکومت کی جو نشست گاہیں مقرر تھیں ان میں عبدالواحد ابی حفص جو خلیفہ منصور کا داماد اور ندیم خاص تھا اس کی کرسی تیسرے نمبر پر تھی مگر ابن رشد اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور خلیفہ منصور نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور دوستانہ رنگ میں بے تکلفانہ باتیں کیں۔ جب ابن رشد شاہی دربار سے باہر قدم رنجہ ہوئے تو دوست احباب ان کے منتظر تھے، سب نے اس سرفرازی پر ان کو ہدیہ تبریک پیش کیا، لیکن ابن رشد نے کہا کہ یہ مبارکباد کا موقعہ نہیں کیونکہ امیر المومنین نے میری توقع سے بڑھ کر عزت افزائی کی ہے۔ شاید اس خاطر مدارت اور تقرب کا برا انجام ہو۔ یہاں ان کے اعداء بھی موجود تھے جنہوں نے شہر میں بے پر کی خبر اڑا دی کہ امیر المومنین نے ان کے قتل کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ابن رشد نے اپنے خادم سے کہا کہ وہ گھر میں جا کر کہہ دے کہ ان کے گھر پہنچنے سے قبل بٹیر، کبوتر بھون کر تیار رکھیں۔ اس امر میں یہ پیغام پنہاں تھا کہ اہل خانہ کو ان کی خیروعافیت کی اطلاع ہوجائے۔

خلیفہ سے ابن رشد کا یہ تقرب اور بے تکلفی ان کے دشمن اور سفلی حاسد ایک آنکھ نہ دیکھ پائے۔ جیسا کہ ابن رشد نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ شاید یہ تقرب برے نتائج پیدا کرے بالکل ایسا ہی ہوا۔ حاسدوں نے خلیفہ منصور سے ان کے ملحد و بے دین ہونے کی شکایتیں کیں تا کہ ابن رشد اس کی نظر میں گر جائے۔ بالآخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے اور ابن رشد نے زندگی کے آخری چار سال ذلت و رسوائی کی حالت میں گزارے۔ خلیفہ نے ان کو قرطبہ کے قریب یہودیوں کی بستی لوسینا (Lucena) میں نظر بند کردیا۔ کہتے ہیں کہ مصیبت سے زیادہ کوئی بڑا استاد نہیں ہوتا، اس ابتلاء نے ابن رشد کی جی بھر تربیت کی۔ فی الحقیقت ان کی شخصیت کا نکھار آلام روزگار کا مرہون منت تھا۔

ابن کریم

منتخب اشعار کی عجب سحر انگیزی

اس مضمون میں بعض ایسے اشعار پیش کروں گا جن کو جب بھی پڑھا ہے عجیب قسم کی لذت اور شیرینی محسوس ہوئی۔ بلاشبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ یقیناً بعض شعر حکمت لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پورا ہوتا نظر آتا ہے۔ ابھی کل ہی میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک پرشوکت شعر گنگنا رہا تھا تو اس کے عجیب مطالب پر نظر گئی۔ آپ بھی سنئے اور اس لذت میں میرے ساتھ شریک ہوں۔ فرماتے ہیں۔ ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

لفظ ''قدرت'' پر غور کرتے ہوئے ذہن رسالہ الوصیت میں بیان میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بھی خدا کی قدرت کے مظہر ہوں گے پر اٹک گیا۔ کیونکہ ہر جمعہ خطبہ سننے کے بعد اس روحانی اور پاکیزہ مجلس میں خدا کی قدرت اور اس کی ذات کی چہرہ نمائی اس کے اس نشان کے ذریعہ نظر آتی ہے اور روح عجیب قسم کی لذت محسوس کرتی ہے۔

مجھے خلافت رابعہ کے زمانہ میں سندھ میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں رہنے کا موقع ملا۔ وہاں دعوت الی اللہ کے لئے سندھی ثقافت میں مہمان نوازی کے خاص اوصاف کی وجہ سے بہت ہی سازگار ماحول ہے سچ پوچھئے مہمان کی قدر کی جاتی ہے اور اس کی بات کو اہمیت دی جاتی ہے اور ان کی اس فطرتی سچائی کی وجہ سے وہاں ہم لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ ڈیروں، زمینوں، شہروں، قصبوں دیہاتوں اور سفروں میں نہایت ہی مؤثر طریق سے دعوت الی اللہ کے مواقع ملے میں ایک دفعہ نواب شاہ سے باندھی بذریعہ ٹرین آ رہا تھا۔ دوران سفر روابط اور گفت وشنید کا موقع ملا۔ ایک بہت بڑا سندھی وڈیرہ گفتگو میں شامل ہوا۔ وہاں چونکہ صوفیاء کے اخلاق و کردار اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کی وجہ سے ان کی اتنی عزت قدر اور قبولیت ہے کہ بیان سے باہر۔ تمام اپنے تو الگ رہے غیر مذاہب والوں مثلاً ہندوؤں وغیرہ میں بھی ان کی بہت ہی قدر و منزلت ہے بہرحال اس سندھی وڈیرے نے حضرت سچل سرمستؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ سائیں حضرت سچل سرمست پر دشمن نے ستر وار کئے اور انہیں ایک بھی نہ لگا۔ ان کی اس بات کا مجلس میں بہت گہرا اثر ہوا میں نے کہا سائیں اس زمانے میں بھی ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

اس حیرت انگیز پرشوکت جلالی اور کامل توکل علی اللہ کی مثال پر مبنی اس شعر نے جو اثر دکھایا تھا وہ بیان سے باہر ہے اشعار کے تذکرے میں یہ بھی درج کرتا چلوں کہ جب ہم لوگ اپنے گاؤں جو کہ ضلع خوشاب میں واقع ہے سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ربوہ آیا کرتے تھے سخت سردی اور سفر کی نت نئی صعوبتوں سے چور جسموں کے ساتھ جب ربوہ اترتے تو ربوہ کی دیواروں پر یہ شعر دیکھ کر ساری تھکن دور ہوجاتی۔ شعر اتنا پیارا اور اثر کرنے والا ہے کہ آج بھی جب کبھی یاد آ جاتا ہے تو مہمان نوازی کے کئی واقعات یاد آ جاتے ہیں۔ ؎

اے باد صبا کچھ تو نے سنا مہمان جو آنے والے ہیں
کلیاں نہ بچھانا راہوں میں ہم آنکھیں بچھانے والے ہیں

میں اب بھی جب کبھی اس شعر کے متعلق سوچتا ہوں تو دیار مغرب میں خدا کی خاطر مہجور اور رکے ہوئے مہمان کی طرف نظر اٹھ جاتی ہے۔ پتہ نہیں کیوں دل کرتا ہے اے کاش جلد روکیں دور ہوں اور ہم تیاری کریں اور دیواروں پر یہ شعر سجائیں اور اس کو سب مل کر گنگنائیں۔

ویسے اس کے ہونٹ ہلے تو ایک دن یہ خبر دے رہے تھے۔ کہ اب یہ روکیں انشاء اللہ جلد دور ہو جائیں گی۔

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں پہ کیا گزری
دیوانہ مر گیا آخر تو ویرانے پہ کیا گزری

جب سے میں نے یہ شعر پڑھا ہوا ہے تو نیت باندھی ہوئی ہے کہ جب کبھی لندن جانے کا موقع ملے تو ان گلیوں سے پوچھوں کہ یہاں ایک خدا کی محبت کا دیوانہ مجنوں پھرا کرتا تھا۔ اے گلیو تم اس کی اُداسی میں ویران ہوگئی ہو؟

اور لندن کا وہ اسٹیشن دیکھو جہاں 31 دسمبر کی رات جبکہ دنیا لہو و لعب میں مشغول تھی وہ داعی الی اللہ نئے سال کا استقبال کرتے ہوئے خدا کے حضور گڑگڑا رہا تھا۔ عبیداللہ علیم اسی نقشہ کو کیا خوبصورت انداز سے بیان کرتے ہیں۔ ؎

رات بھر پگھلا دعا میں اشک اشک اس کا وجود
تب کہیں یہ صبح نکلی ہے چمن پہنے ہوئے

گفتگو کرتے کرتے حضرت اقدس مسیح موعود کا شعر پڑھتے اور یوں لگتا کہ خدا کے حضور عاجزی اور انکساری سے مناجات کررہے ہیں۔

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اللہ کے لطف اور عنایت کو حاصل کرنے کے لئے دعائیہ رنگ میں بھی یہ شعر پڑھا جا سکتا ہے۔ آخر پر ایک اور بہت ہی دلچسپ شعر پیش کرتا ہوں جب سے میں نے پڑھا ہے گویا ایک تسلی سی ہوگئی ہے کہ جب مالک کے سامنے جائیں گے تو اپنی کم مائیگی کا ان الفاظ میں اظہار کردیں گے اور دل کہتا ہے یہ سنی جائے گی شعر کچھ یوں ہے۔ ؎

تجھے شاد بخش دیتا وہ نہ کیوں بغیر پوچھے
میں کسی شمار میں تھا جو میرا حساب ہوتا

ایک صاحب دل نے تو اپنے شاگردوں کو بھی وصیت کی ہوئی ہے کہ جب میں مر جاؤں میرے کفن پر یہ شعر ضرور ٹانک دینا۔ شاید اسی انداز کو مالک قبول فرما لے میں نے خود بھی اس کیفیت کو اپنے شعر میں ادا کرنے کی اس طرح کوشش کی ہے۔ ؎

اے داور محشر سن رسوائی نہ ہو میری
رحمت کی ردا میں تو خود مجھ کو چھپا لینا
میں ہوں تو بہت عاصی لیکن ترا بندہ ہوں
طوفان حوادث سے خود مجھ کو بچا لینا

حکیم ملک مبشر احمد ریحان

علم طب کی تاریخ اور مختلف ممالک میں ترقی کا احوال

قسط اول

جب سے انسان اس کرۂ ارض پر وارد ہوا ہے اسے آب و ہوا کی ناموافقت، غذا کی ناہمواری اور جذبات کے اتار چڑھاؤ کے سبب مختلف امراض سے نبرد آزما ہونا پڑتا رہا ہے اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ مرض اور صحت کا چولی دامن کا ساتھ ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ مرض سے رستگاری کے لئے انسان ہمیشہ سے مختلف تدابیر وضع کرتا رہا ہے۔ انہی تدابیر کے مجموعہ کو علم العلاج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مختصر تاریخ طب

طب جس کے لغوی معنی علاج معالجہ کے علاوہ جادو، ٹونے اور ٹوٹکے کے بھی ہیں۔ معلوم تاریخ کے مطابق مندروں کے پروہت مختلف منتروں کے ذریعے علاج کرتے تھے۔ چونکہ یہ لوگ خواص الادویہ سے بھی واقف تھے اس لئے یہاں سے بھی کام لیتے تھے لیکن وہ اس علم کے معاملہ میں اس قدر بخیل تھے کہ وہ اسے کسی دوسرے کو بتانا جرم سمجھتے تھے لیکن جوئندہ یابندہ کے مطابق ان کے متوسلین کسی نہ کسی طرح ان کے راز ہائے سربستہ سے واقف ہوجاتے تھے اس طرح انتہائی بخل کے باوجود اس علم کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا اور یوں انسانی عقل نے اپنے پیشروؤں کی معلومات و تجربات سے فائدہ اٹھا کر ازالہ امراض کا اہتمام کر لیا اور یوں ایک خاص فن علاج معرض وجود میں آ گیا جسے علمی زبان میں علم الابدان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے لیکن اس کے اولین بانیوں نے اسے علم طب (Medical Science) کے نام سے یاد کیا۔ دوسرے علوم و فنون کی طرح اس انتہائی مفید علم کی ابتداء زمانے کی سیاہ نقاب میں لپٹی ہوئی ہے۔ تاہم ہمیں جو کچھ اس سلسلہ میں معلوم ہے اسے مختصراً ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

ابو جابر مغربی اور اس کے ہم خیال گروہ کی رائے میں یہ فن قدیم ہے اور اس کی بنیاد الہام و وحی پر ہے۔ ان کے خیال میں حضرت آدم علیہ السلام اس علم سے واقف تھے۔ لیکن روسو (Rosseau) اور اس کے متبعین کا خیال ہے کہ دور مدنیت سے پہلے کا انسان اپنی قرین فطرت زندگی کے سبب موجودہ امراض و عوارض سے نا آشنا تھا۔

حکمائے قدیم میں سے جو لوگ اس کے حدوث کے قائل ہیں ان میں سے کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ علم انسان کے ساتھ ساتھ عالم وجود میں آیا لیکن ان میں سے بھی اکثر کی رائے یہ ہے کہ علم طب بہت عرصہ بعد ظہور پذیر ہوا۔ اس گروہ میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بقراط، جالینوس، اور تمام اصحاب قیاس کا گمان ہے کہ یہ فن الہامی ہے۔ بعض لوگوں نے خواب میں مختلف ادویہ کا علم حاصل کیا اور جب وہی دوائیں دوسرے لوگوں نے استعمال کیں تو انہیں شدید امراض سے نجات ملی۔

صاحب عیون الانباء نے لکھا ہے کہ جالینوس عقل انسانی کو طب کی ایجاد سے عاجز قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ علم بذریعہ الہام خاص خاص بندوں پر نازل ہوا۔ ممکن ہے اس خیال کی بنیاد ان روایات پر ہو جو بعض انبیاء مثلاً حضرات شیثؑ، ادریس، نعمان، داؤد، سلیمان، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام کے طبی اشارات سے متعلق ہیں۔

قدیم یونانیوں کے علاوہ دوسری قوموں میں بھی اس فن کو الہامی قرار دیا گیا ہے۔ یہود کا عقیدہ ہے کہ یہ فن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی و الہام عنایت کیا گیا تھا۔ مجوس اسے زرتشت کے الہامی علوم میں شمار کرتے ہیں۔ ہندو بھی ویدک شاستر کو الہامی مانتے ہیں۔ سامیوں کے نزدیک یہ علم ان کے سرداروں کو الہام کیا گیا تھا۔

اکثر محققین نے اس علم کے الہامی ہونے سے انکار کیا ہے۔ حکماء کے ایک گروہ کے نزدیک یہ علم انسانی تجربہ و تحقیق کی پیداوار ہے۔

تحقیقات جدیدہ

ماہرین علم الآثار نے بعض جدید انکشافات کی روشنی میں آج سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سال قبل تک جراثیم مرض کا وجود ثابت کیا ہے اس لئے قدامت امراض کا نظریہ بھی بڑی حد تک قابل تسلیم نظر آتا ہے کیونکہ موجودہ ارضی و طبیعاتی اندازوں کے مطابق انسان کو اس کرے پر آباد ہوئے زیادہ سے زیادہ 30 ہزار سال ہوئے ہیں۔ سر آرتھر کیتھ کے نزدیک تو یہ زمانہ ساڑھے تین لاکھ سال قبل مسیح سے زیادہ کا نہیں ہے تاہم ان کا اندازہ بھی یہی ہے کہ مرض اس وقت بھی موجود تھا۔ 1891ء کی ارضی معلومات میں ڈاکٹر ڈوبانس نے ٹرینی سیل (جاوا) سے جو متحجر ہڈیاں برآمد کی ہیں اور جنہیں قدیم ترین ہڈیاں قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک بن مانس کی ران کی ہڈی ہے جس پر زائدۂ عظمیہ کا کافی بڑا نشان موجود ہے۔ اس کے بعد کے زمانوں میں تو کئی امراض کے وجود کا سراغ ملتا ہے۔ پتھر کے زمانہ میں جوڑوں اور مہروں کی سوزش، سل ظہری، کھوپڑی اور ران کی ہڈیوں کا ٹیڑھا پن دیکھنے میں آیا ہے۔

طب کا اولین مرکز

اس امر میں بے حد اختلاف پایا جاتا ہے کہ طب کا اولین مرکز کون سا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ طب کا اولین مرکز مصر تھا۔ دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ ادریس علیہ السلام (2000 ق م) نے دوسرے علوم و فنون کے ساتھ ہی اس فن کا استخراج کیا تھا۔ بعض اسے اہل تیونس کی ایجاد قرار دیتے ہیں۔ بعض اسے اہل سوریہ کا کمال خیال کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بابل کے جادوگر اس فن کے بانی تھے۔ بعض اسے یمن کے جادوگروں کی کرشمہ زائی خیال کرتے ہیں۔ ایک گروہ اسے اگر فارس کے کاہنوں سے منسوب کرتا ہے تو دوسرا اسے ہندوستان کے ویدوں سے۔ بعض اسے وادیٔ طور کے ساحروں کا کرشمہ سمجھتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اوپر کے جملہ دعاوی مبنی بر صداقت ہیں کیونکہ اپنے اپنے وقت میں یہ تمام مقامات علم و تہذیب کے مراکز رہ چکے ہیں۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ یہ کسی نہ کسی دور میں طب کے مراکز بھی رہ چکے ہوں لیکن اس بات کا فیصلہ کرنا ذرا مشکل ہے کہ ان مراکز طبیہ میں سے اولیت کا شرف کس کو حاصل ہے۔

ابن ابی اصیبعہ کے قول کے مطابق بابل کا علاقہ اس اولیت کا مستحق ہے۔ تاریخ و آثار کے متعدد قرائن سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ بابل کی بجائے مصر کی سرزمین اس شرف کی مستحق ہے۔ جدید تاریخی انکشافات سے بابل اور سوریہ کا علاقہ ہی اولیت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ بہر حال اولین مرکز طب کوئی بھی کیوں نہ ہو اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ طب قدیم کے عروج میں یونان کو انتہائی عمل دخل حاصل ہے اور اسلامی حکماء و اطباء نے اس گہوارۂ طب و حکمت کے علمی آثار کو اپنی طب کا سنگ بنیاد بنایا اور اپنی پر خلوص مساعی سے چند صدیوں کے مختصر عرصہ میں اس پر ایسی عظیم الشان عمارت استوار کی جس نے قدمائے یونان کے نام کو شہرت عام اور بقائے دوام کے ایوان میں جگہ دے دی۔

طب قدیم

تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آج سے ساڑھے سات ہزار سال پہلے طب قدیم ایک باقاعدہ فن کی شکل اختیار کر چکی تھی اور رفتہ رفتہ ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی ارتقاء کے بلند ترین مقام تک بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ تاریخی انکشافات نے بعض پہلوؤں کو اجاگر کر کے یہ حقیقت ہمارے سامنے لا کھڑی کی ہے کہ انسان کا قدم سب سے پہلے ایشیائے کوچک کی سر زمین پر پڑا تھا اور اس خطے میں انسانی تہذیب تمدن نے ابتدائی ارتقاء کی منازل طے کی تھیں۔

بابلی طب

بابل اور نینوا اس اولین تہذیب کے گہوارے تھے۔ 1849ء میں اور اس کے بعد یہاں کے آثار قدیمہ میں سے سات سو قبل مسیح کے کتبے ملے ہیں۔ ان میں سے 660 کتبے طبی معلومات پر مشتمل ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ان کا ترجمہ شائع کیا گیا تھا۔

ان کتبات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت مرض کے اسباب میں دیوتاؤں کا قہر، خدائی قوانین کی خلاف ورزی اور بھوت پریت کے اثر کو شمار کیا جاتا تھا۔ اس عہد کے ایک مشہور طبیب ارادنانہ کے خطوط جو اس نے اشور بین پال کے بھائی اور بادشاہ وقت ایشیا روہن کو لکھے تھے اس بات کے مظہر ہیں کہ تشخیص و علامات پر بھی کافی توجہ دی جاتی تھی۔ طبیب مذہبی پیشوا ہی ہوا کرتے تھے۔ تاہم جھاڑ پھونک، منتروں اور گنڈوں کے علاوہ علاج بالدواء پر بھی پوری توجہ دی جاتی تھی۔ چنانچہ پلٹس، مرہم، پٹی، پلستر، شیاف، ضماد، حقنہ، ٹکور اور تدہین وغیرہ کا رواج تھا۔

دسویں سے آٹھویں صدی قبل مسیح تک بابل، اسیریا اور مصر میں طب قدیم ایک ہی رفتار سے شاہراہ ترقی پر گامزن رہی۔ اس زمانہ میں اس کے اثرات دور دور تک پہنچ رہے تھے۔ چنانچہ یونان میں بھی اس کی نورانی کرنیں پہنچ چکی تھیں۔ اس کے بعد ہندوستان اور چین میں اس کے اثرات پہنچ چکے تھے اور یہ اثرات اس درجہ قوی تھے کہ ان ملکوں میں اس طب کی مقبولیت کا سلسلہ خود بخود وسیع ہونے لگا تھا۔ لیکن بابل اور نینوا تباہ ہو گئے اور ان کی تہذیب کے کھنڈر عظمت رفتہ کے نوحہ خواں بن کے رہ گئے تھے۔ ان امتیازات کے ساتھ ہی طب بھی نقل مکانی پر مجبور ہو گئی۔ ادھر تو مصر میں اس کا ایک مرکز قائم ہوا اور ادھر کچھ عرصہ کے بعد ہندی اور چینی طبوں نے اپنے اپنے مقامی تقاضوں کے مطابق نئے سانچوں میں ڈھل کر نئے مراکز قائم کر لئے۔

مصری طب

مصر چونکہ بابل سے قریب تر تھا اس لئے اس نے طبی طور پر نمایاں ترقی کی۔ پیدائش امراض کا نظریہ وہی طب بابلی کا سا تھا۔ علاج معالجہ بھی بدستور مذہبی پیشوا کرتے تھے لیکن علاج نسبتاً زیادہ ترقی پسندانہ تھا۔ طبیب کو غیر معمولی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض کو دیوتاؤں کے سنگھاسن پر بٹھا دیا گیا۔ مصر کا طبیب اعظم امحوطب وزیر اعظم ہونے کے علاوہ یونانی دیوتائے طب اسقلی بیوس کی طرح رب الشفاء کے لقب سے ملقب تھا۔

آثارقدیمہ کے ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ کوئی چھ ہزار سال قبل مسیح مصر کے فرعون آتھوسس نے طب پر ایک کتاب لکھی تھی۔ مصر نے نہ صرف عام طب وعلاج میں ترقی کی تھی بلکہ جراحی میں بھی نمایاں دسترس پیدا کر لی تھی۔ آخر کار مصر کی تباہی کے بعد طب نے بھی یونان وروم میں جا کر ڈیرے ڈال لئے۔

ہندی طب

ہندی طب کو عام طور پر آیوروید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس کا مطلب ہے وہ علم جس میں زندگی کے لئے مفید و غیر مفید غذاؤں کے طریقوں اور بیماریوں کی تشخیص وعلاج کا تفصیلی ذکر ہو۔

قدیم کتابوں کے مطابق آیورویدک طب کی ابتداء تین لاکھ پچاس ہزار سال قبل برہماجی نے کی تھی۔ برہماجی نے رفاہ عامہ کی غرض سے ایک کتاب (گرنتھ) لکھی۔ اس آیورویدک گرنتھ میں زندگی کی کمی بیشی، اعادۂ شباب (کایا کلپ) اور حصول صحت و حیات کے دقیق اصول اور قوانین درج تھے۔

برہماجی کی یہ کتاب سو ابواب پر مشتمل تھی جس میں کل ایک لاکھ شلوک تھے۔ یہ مایۂ ناز کتاب نایاب ہو چکی ہے۔ بعض مؤرخین ومحققین کہتے ہیں کہ اس عظیم کتاب کی مہک ششرت کی تصنیف میں پائی جاتی ہے۔

برہماجی سے اس مقدس فن کو برہم دیو نے حاصل کیا جو مہادیو کے سسر تھے۔ برہم دیو کو دکھش پرجا بھی کہتے ہیں۔ دکھش نے اپنی عقل وفراست سے دکھش سنگھتا نامی آیوروید گرنتھ تحریر کیا۔ ترویج علم کے لئے اس نے اشونی کماروں کو جو دو جڑواں بھائی تھے، یہ پُراسرار علم ودیعت کیا۔ اشونی کماروں کے والد بھگوان سورج اور والدہ چھایا تھی۔ دونوں بھائی آیوروید میں اتنی مہارت اور کمال رکھتے تھے کہ دیوتاؤں نے ان کی فضیلت سے متاثر ہو کر انہیں اپنا راج وید مقرر کیا۔ طبابت کے علاوہ دونوں بھائی جراحی کے فن میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔

ان دونوں بھائیوں سے بھاردواج رشی نے آیوروید ودیا سیکھ کر دوسرے رشیوں کو اپنا ساتھی بنالیا۔ ان ساتھی رشیوں میں سے اترے رشی نے اس فن میں مہارت تامہ پیدا کی۔ جراحی میں کمال حاصل کیا۔ انہوں نے آیوروید پر بہت سی کتابیں بھی لکھیں جن میں اترے سنگھتا مشہور کتاب ہے۔ اترے سنگھتا کے پانچ ابواب ہیں۔ یہ بڑی بلند مرتبہ کتاب ہے۔

مہرش اترے کے چھ شاگردوں نے بے حد شہرت پائی جن کے نام یہ ہیں:

اگنی ویش، بھیل، جاتوکرن، ببراشر، ہارتیا، پانی۔

اترے جی کے تمام شاگرد صاحبِ تصنیف تھے۔

مؤرخین کے نزدیک مہاراج بکرمادتیہ کے عہد حکومت میں ایک شخص ہوا ہے جسے دھنونتری ثانی کہتے ہیں۔ اس نے راج نگھنٹو نامی کتاب لکھی۔ دیوداس کے شاگردوں میں ششرت نامی جراح ہوا ہے، جو وشوامتر رشی کا بیٹا تھا۔ اس کی مشہور کتاب ششرت سنگھتا ہے جو اب بھی دستیاب ہے۔

مہرشی چرک کاشی میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش 320 ق م میں ہوئی تھی۔ وہ قابل ترین آیوروید معالج تھے۔ اس نے آیوروید کو زندہ جاوید کرنے کے لئے بے حد کوشش کی اور اپنے تمام تر فنی علم کو چرک سنگھتا میں بند کر دیا۔ بعض کے نزدیک وہ کشمیر سے تعلق رکھتا تھا۔

چینی طب

شہنشاہ ہوونگ ٹی (3687 ق م) نے اس فن کی ابتداء کی تھی۔ اپنے مرکز بابل سے بہت دور ہونے کے سبب اس طب کی رفتار کچھ زیادہ تیز نہ تھی۔ پھر بھی بعض اعتبارات سے چینی طب نے خاصی ترقی کر لی تھی۔ شہنشاہ ہوونگ ٹی نے دواؤں کا باقاعدہ استعمال جاری کیا تھا۔ بعد میں تشخیص وعلاج کے زیادہ مہذب اصول وضع کئے۔ مجربات کی جمع وتدوین پر بھی کافی توجہ دی گئی۔ علم تشخیص اور علم الادویہ میں چینی طب نے نمایاں ترقی کی ہے۔ تشخیصی نکات، نبض اور قارورے کے بارے میں بڑے اچھے اصول مرتب کئے اور نباتی، حیوانی اور جماداتی ادویہ کے افعال وخواص اور ان کے استعمالات دریافت کر کے طبی ذخیرے میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔

طب یونانی

علم الاعضاء کے متعلق ہم حتمی طور پر تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کا اولین موجد کون تھا البتہ اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اس فن کی تدوین کا سہرا یونانیوں کے سر ہے۔ بقراط اور جالینوس نے علم الاعضاء پر چند نہایت عمدہ کتابیں لکھی تھیں جن سے بعد میں شیخ الرئیس اور دیگر اطبائے عرب وایران نے استفادہ کیا۔ دنیا میں سب سے پہلے بقراط نے یہ کہا تھا:

''ہوا میں ایک ایسی چیز موجود ہے جو پھیپھڑوں کی راہ خون میں داخل ہو کر اسے صاف کرتی ہے۔'' آج حکمائے مغرب نے اس چیز کا نام آکسیجن رکھا ہے۔

ایسے ہی علم نباتات کا آغاز محقق حاضر کی نظروں سے غائب ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ نباتات کے خواص والوان کی طرف پہلی مرتبہ کس نے توجہ دلائی۔

ارسطو (384-322 ق م) پہلا حکیم ہے جس کی تحریروں میں نباتات کا کچھ نہ کچھ ذکر ملتا ہے۔ تھیوفراسٹس (Theofrastus) 270 ق م نے بھی اس موضوع پر چند مفید رسائل مرتب کئے تھے جن کا ماخذ ارسطو ہی معلوم ہوتا ہے۔ پہلی صدی عیسوی میں یونان کے ایک ماہر نباتات نے ایک اہم کتاب لکھی تھی جس کا نام مٹیر یا میڈیکا (علم الادویہ) تھا اور یہی وہ کتاب ہے جو بعد میں آنے والے علماء کے لئے چراغ راہ بنی۔

طب قدیم کی تدوین

یونان کے رب الشفاء اسقلی بیوس نے نوے سال کی عمر پائی اور اپنے بعد دو ماہر فن بیٹے چھوڑے۔ ثابت بن قرہ کا بیان ہے کہ مختلف ملکوں میں اس کے بارہ شاگرد طبی خدمات انجام دیتے تھے۔ غالباً یہ سب کے سب اس کے اپنے ہی خاندان کے لوگ تھے کیونکہ وہ اس عظیم وجلیل فن کو نااہل ہاتھوں میں پڑنے سے بچانے کے لئے انتہائی کوشش کرتا تھا۔ اس فن کی تعلیم وہ ہمیشہ زبانی دیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹوں اور شاگردوں کو وصیت کی تھی کہ اپنی اولاد کے سوا یہ فن کسی کو نہ سکھائیں اور ان سے بھی یکے بعد دیگرے یہ عہد لیتے جائیں کہ یہ فن عزیز کسی غیر کو نہ سکھائیں گے۔

اسقلی بیوس کا اصول طب (تجربہ محض) کم وبیش ڈیڑھ ہزار سال تک مروج رہنے کے بعد متروک ہو گیا اور آئندہ کے لئے تجربہ مع القیاس ہی طب کا اصل الاصول قرار پایا۔ ایک عرصہ تک طبی اسرار و رموز خاندان اسقلی بیوس ہی میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہے اس دور میں طب قدیم کا سرمایۂ علم وعمل بہت محدود تھا اور وہ بھی غیر مدون۔ اول تو کسی نے اس علم پر کوئی کتاب ہی نہ لکھی اور اگر کبھی کسی نے کچھ لکھا بھی تو وہ معمہ کی زبان میں تھا جس کا سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا اہل خاندان کے سوا کسی دوسرے کے لئے یکسر ناممکن تھا۔

اسقلی بیوس کے بعد جن اکابر اطباء نے طب کی بھرپور خدمات سرانجام دیں، ان کے نام یہ ہیں:

فیثا غورث (582 ق م)، و مقراط (460-368 ق م)، تالیس (629 ق م) ابوالطب بقراط (460-367 ق م)، معلم اول ارسطا طالیس یا ارسطو (384-322 ق م)، سلطان الطب جالینوس (130ء تا 210ء)، ویستوریدوس، تھیوفریطس، فولوس الاجانیطی۔

طب اور مسلمان

مسلمانوں نے جہاں دوسرے علوم وفنون کی خدمت کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا وہاں انہوں نے طب جیسے نافع عوام علم کو مدون کرنے میں بے پناہ کاوش سے کام لیا۔ چنانچہ ایچ۔ جی۔ ویلز لکھتا ہے:

''وہ تخم جو ارسطو نے بویا تھا اور جو کئی صدیوں سے اسکندریہ کے عجائب خانے میں طاق نسیان پر پڑا سڑ رہا تھا اب پھر اس میں زندگی کے برگ وبار پھوٹنے لگے۔''

مسلمانوں نے جب بازنطینی سلطنت کو فتح کیا تو انہیں یونان، مصر اور روم کے علوم وفنون ورثہ میں ہاتھ لگے لیکن اکثر یا تو غیر مدون اور ناقص تھے یا اپنی اصل شکل وصورت سے عاری ہو چکے تھے لیکن اس بوسیدہ اور کرم خوردہ مواد پر عربوں نے وہ محنت کی کہ اسے دیکھتے ہی دیکھتے ایک سدا بہار علم بنا کے رکھ دیا۔ یہ مسلمانوں کے علم وہنر کا عظیم الشان اور بے مثال کرشمہ ہے۔ یہ انہی علم کے شیدائیوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ اس درخت کے ثمر شیریں سے ایک عالم کے کام ودہن کو لذت نصیب ہوئی اور یہ انہی کے فیضان کرم کا صدقہ ہے کہ مدتوں کی بے قرار دنیا شجر باردار کی ٹھنڈی چھاؤں تلے امن وعافیت کا سانس لینے کے قابل ہوئی۔

مہتمم وقارعمل مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ایک مثالی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے مختلف شہروں میں 11 سالوں سے مسلسل یکم جنوری کو وقارِعمل کیا جاتا ہے جس میں مقامی اِنتظامیہ کو یہ پیشکش کی جاتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اِس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ مجلس کے ذمہ لگا دیتی ہے۔

امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو یکم جنوری کا وقارعمل بھرپور طریقے سے کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر سے کیا گیا۔ امسال بھی جرمنی بھر کی مقامی مجالس نے اپنے اپنے علاقے کی شہری اِنتظامیہ سے اِجازت حاصل کر کے اور کچھ مجالس نے اپنی بیوت اور نماز سنٹر کی صفائی کر کے وقارِعمل کے اِس پروگرام میں حصہ لیا۔ امسال جرمنی کی 239 مجالس میں سے 192 مجالس نے یوم وقارعمل منایا۔ 36 ریجنز کی 141 مجالس نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ شہری انتظامیہ سے اجازت حاصل کر کے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بھرپور وقارعمل کیا۔ 26 مجالس نے اجازت حاصل کرنے والی مجالس کے ساتھ مل کر وقارعمل کیا۔ 25 مجالس نے اپنی اپنی بیوت اور نماز سنٹرز میں وقارعمل کیا۔ جرمنی بھر میں اس عظیم الشان وقارعمل میں کل 2291 احباب جماعت نے حصہ لیا جس میں 1439 خدام 399 اطفال اور 453 انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔ اس وقارعمل کے موقعہ پر 141 مجالس میں 74 اخباری نمائندگان تشریف لائے۔ کل 4582 گھنٹے وقارعمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 ٹی۔ وی چینلز اور 6 ریڈیوز میں اس وقارعمل کی خبریں نشر ہوئیں۔ ہر ریجن میں ریجنل قائدین نے اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ مجالس کے دورہ جات کیے اور خدام واطفال کی حوصلہ افزائی کی۔ اسی طرح MTA کے کارکنان نے اس پروگرام کی ریکارڈنگ کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقارعمل سے شہری انتظامیہ سے روابط کو مضبوط کیا جاتا ہے اور یہ روابط بیوت کی تعمیر اور بیوت کے لئے پلاٹ کے حصول کے سلسلہ میں ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس وقارعمل میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازے اور ان کی قربانی قبول فرمائے اور ہمیں خلافت کے زیر سایہ صحیح معنوں میں خدام احمدیت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 9 مارچ 2007ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 67477 میں مشہود احمد

ولد مبارک احمد (مرحوم) قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حمیر ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ترکہ والد (مرحوم) مکان واقع کراچی اندازاً مالیتی -/2800000 روپے کا حصہ (ورثاء والد۔خاکسار اور 3 بہنیں ہیں) اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مشہود احمد گواہ شد نمبر 1 محمد توصیف اکبر ولد محمد اکبر۔گواہ شد نمبر 2 ظافر محمود ولد فضل عمر محمود

مسل نمبر 68001 میں Tahir Ahmad

ولد Mirza Ali قوم.... پیشہ معلم سلسلہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Tk-/3870 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ Tahir Ahmad ۔گواہ شد نمبر 1 ابو الخیر۔گواہ شد نمبر 2 Mohammad Sadique Dargaram Pri

مسل نمبر 68002 میں

Mohammad Abdus Salam Sarker

ولد Alhaj Ibrahim Sarker قوم.... پیشہ معلم سلسلہ عمر 30 سال بیعت 1996ء ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Tk-/3335 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Mohammad Abdus Salam Sarker ۔گواہ شد نمبر 1 Rafiqul Ahmad Prodhan ۔گواہ شد نمبر 2 Mohammad Ali

مسل نمبر 68003 میں

Mohammad Qamrul Islam Prodhan

ولد Marhum Nazrul Islam Prodhan قوم.... پیشہ معلم سلسلہ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 0.12 ایکڑ مالیتی Tk-/30000 (2) مکان کچا مالیتی Tk-/60000 ۔اس وقت مجھے مبلغ Tk-/3967 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد قمر الاسلام Prodhan ۔گواہ شد نمبر 1 رفیق الاحمد Prodhan ۔گواہ شد نمبر 2 محمد علی

مسل نمبر 68004 میں امۃ القدوس غنی

زوجہ مرزا مبشر محمود احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/50000 روپے (2) طلائی زیور 7 تولے مالیتی اندازاً -/100000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امۃ القدوس غنی۔گواہ شد نمبر 1 مرزا مبشر محمود احمد خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 68005 میں محمد اسلام

ولد غلام سرور ہنجرا قوم ہنجرا پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔
اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد اسلام گواہ شد نمبر 1 محمد یونس بھٹی وصیت نمبر 20564 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 68006 میں ناصر ثانی

ولد محمد افضل عارف قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ناصر ثانی ۔گواہ شد نمبر 1 ارسلان عارف وصیت نمبر 41797۔گواہ شد نمبر 2 محمد لئیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 68007 میں عرشیہ عروج

بنت محمد افضل عارف قوم راجپوت بھٹی پیشہ تدریس عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/14000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ -/6263 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عرشیہ عروج ۔گواہ شد نمبر 1 ارسلان عارف وصیت نمبر 41797۔گواہ شد نمبر 2 محمد لئیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 68008 میں سلمان عارف

ولد محمد افضل عارف قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔سلمان عارف ۔گواہ شد نمبر 1 ارسلان عارف وصیت نمبر 41797۔گواہ شد نمبر 2 محمد لئیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 68009 میں نصرت عارف

زوجہ محمد افضل عارف قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے اندازاً مالیتی -/42000 روپے (2) حق مہر -/10000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی

رہوں گی اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نصرت عارف۔گواہ شد نمبر1 ارسلان احمد۔گواہ شد نمبر2 محمد لئیق

مسل نمبر68010میں شاہدہ پروین

زوجہ رانا محمد اشرف خاں قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی صادق ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-2-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)طلائی زیور مالیتی -/95680روپے (2)حق مہراداشدہ-/3000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شاہدہ پروین۔گواہ شد نمبر1 محمد اشرف خاں ولد چوہدری احمد خاں۔گواہ شد نمبر2 مرزا عبدالرشید وصیت نمبر13547

مسل نمبر68011میں احمد مستنصر قمر

ولد محمد اکرم ازہر قوم وِنڈرا پیشہ واقف زندگی عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5430 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں اورزائد از الاؤنس مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔احمد مستنصر قمر۔گواہ شد نمبر1 محمد منیب ولد میر عبدالمجید شاہد۔گواہ شد نمبر2 یاسر منصور وصیت نمبر51475

مسل نمبر68012میں رانا محمد انور خان

ولد رانا غلام محمد خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ/پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وسن کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)زرعی اراضی 7 کنال 15 مرلے واقع وسن کے اندازاً مالیتی -/600000روپے (2)سکنی مکان برقبہ 2 کنال (6بھائی حصہ دار ہیں)اندازاً مالیتی -/1000000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/12000روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رانا محمد انور خان۔گواہ شد نمبر1 رانا زمان احمد ولد رانا محمد انور خان۔گواہ شد نمبر2 رانا کامران احمد ولد رانا محمد انور خان

مسل نمبر68013میں محمد محمود احمد

ولد محمد خان (مرحوم) قوم بوڑانہ پیشہ زمینداری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر43ایم۔بی ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-6-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)مکان واقع 43ایم۔بی مالیتی -/15000روپے(5مرلہ سکیم)۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد محمود احمد۔گواہ شد نمبر1 محمود نذیر ولد محمد محمود احمد۔گواہ شد نمبر2 محمد اسماعیل ولد امیر خان

مسل نمبر68014میں جعفر محمود

ولد مقبول احمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رائے ونڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/6000روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔جعفر محمود۔گواہ شد نمبر1 نصیر محمد خان وصیت نمبر32685۔گواہ شد نمبر2 طارق احمد قمر ولد رشید احمد

مسل نمبر68015میں گلشن طاہرہ

زوجہ مرزا مظہر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-2-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)طلائی زیور مالیتی-/44750روپے(2)حق مہر-/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ گلشن طاہرہ۔گواہ شد نمبر1 بشارت الرحمٰن بٹ ولد محمد اقبال بٹ۔گواہ شد نمبر2 مرزا مظہر احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر68016میں محمد احسن رضا

ولد محمد اشرف قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر12ون آر ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/200روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد احسن رضا۔گواہ شد نمبر1 محمد اسلم راشد ولد چوہدری نور احمد۔گواہ شد نمبر2 محمد احمد ولد محمد اسلم راشد

مسل نمبر68017میں جاوید احمد

ولد حضور احمد صابر قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ17-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔جاوید احمد۔گواہ شد نمبر1 محمد اکرم مربی سلسلہ وصیت نمبر36958۔گواہ شد نمبر2 منظور احمد منور ولد رُلیا خان

مسل نمبر68018میں محمد اسلم

ولد عبدالمجید قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)زرعی اراضی 22 کنال واقع تخت ہزارہ اندازاً مالیتی -/1000000روپے(ایک ایکڑ کا قرض بذمہ 3لاکھ روپے واجب الادا ہے)(2)4مرلہ مکان رہائشی تخت ہزارہ کا 1/2 حصہ مالیتی اندازاً-/150000 روپے۔اس وقت مجھے -/2000روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں اور مبلغ -/20000روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد اسلم۔گواہ شد نمبر1 منظور احمد منور ولد رُلیا خان۔گواہ شد نمبر2 محمد اشرف ولد منظور احمد

مسل نمبر68019میں اعجاز احمد صدیقی

ولد محمد اسحاق قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)مشترکہ رہائشی مکان واقع اونچا مانگٹ 5مرلہ مالیتی اندازاً -/80000روپے کا حصہ(والد 3بھائی 1بہن حصہ دار ہیں)(2)پلاٹ 7مرلہ واقع چک چٹھہ مالیتی اندازاً-/80000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5100

روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعجاز احمد صدیقی۔گواہ شد نمبر 1 محمد عاصم حلیم معلم سلسلہ وصیت نمبر 20863۔گواہ شد نمبر 2 محمد حسین ولد علی محمد

مسل نمبر 68020 میں ظفر اقبال

ولد خادم حسین قوم مَہر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ ظفر اقبال۔گواہ شد نمبر 1 طیب کریم ولد ڈاکٹر لطیف احمد۔گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد مہر خادم حسین

مسل نمبر 68021 میں طیب کریم

ولد ڈاکٹر محمد لطیف قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طیب کریم۔گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود بھٹہ ولد منور احمد بھٹہ۔گواہ شد نمبر 2 طاہر جاوید ولد ڈاکٹر جاوید اسلم

مسل نمبر 68022 میں ضرار ناصر

ولد ناصر احمد چٹھہ قوم جٹ پیشہ وکالت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مہے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ضرار احمد۔گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531۔گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021

مسل نمبر 68023 میں جلیل احمد

ولد حبیب احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چیانوالی غربی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جمیل احمد۔گواہ شد نمبر 1 شوکت علی ولد مظفر حسین۔گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021

مسل نمبر 68024 میں ایمنہ بی بی

زوجہ شوکت علی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1981ء ساکن چیانوالی بنگلہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی انگوٹھی 3 ماشہ مالیتی -/2000 روپے (2) حق مہر 32 روپے 6 آنے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے الامتہ۔ ایمنہ بی بی۔گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش ولد محمد جمیل۔گواہ شد نمبر 2 شوکت علی خاوند موصیہ

مسل نمبر 68025 میں شوکت علی

ولد مظفر حسین قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 57 سال بیعت 1974ء ساکن چیانوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مویشی مالیتی -/100000 روپے (2) رہائشی 5 مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شوکت علی۔گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش ولد محمد جمیل۔گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021

مسل نمبر 68026 میں صائمہ تبسم

بنت شمس الدین قوم راجپوت پیشہ ٹیچر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت ملازمت+ٹیوشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ تبسم۔گواہ شد نمبر 1 محدث خلیل وصیت نمبر 43860۔گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد شمس ولد شمس الدین

مسل نمبر 68027 میں عرفان احمد

ولد بشیر احمد (مرحوم) قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی 5 مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1-4-07 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان احمد۔گواہ شد نمبر 1 محدث خلیل وصیت نمبر 43860۔گواہ شد نمبر 2 طیب خلیل وصیت نمبر 43861

مسل نمبر 68028 میں ثمینہ عرفان

زوجہ عرفان احمد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/18000 روپے (2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/23000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 1-4-07 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمینہ عرفان۔گواہ شد نمبر 1 محدث خلیل وصیت نمبر 43860۔گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 68029 میں ذیشان احمد

ولد ظہور احمد قوم افغان پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد۔گواہ شد نمبر 1 ظہور احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68030 میں قمر احمد

ولد منیر احمد قوم میر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں

تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قمر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبداللہ جان وصیت نمبر 48825۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68031 میں عمران دانش

ولد محمد اکرام قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-7-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران دانش۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68032 میں فہیم عادل

ولد محمد اکرام قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فہیم عادل۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68033 میں نوید الرحمٰن قریشی

ولد حبیب الرحمٰن قریشی (مرحوم) قوم قریشی پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید الرحمٰن قریشی۔ گواہ شد نمبر 1 فیاض احمد ولد سیف الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 محمد علی ولد شریف اللہ خان

مسل نمبر 68034 میں وجیہہ احمد

زوجہ نوید الرحمٰن قریشی قوم صاحبزادی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 14 تولے مالیتی اندازاً -/196000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ وجیہہ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نوید الرحمٰن قریشی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 قاضی راشد متین احمد ولد قاضی نسیم احمد (مرحوم)

مسل نمبر 68035 میں خالدہ صدیقہ

بیوہ حبیب الرحمٰن قریشی (مرحوم) قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-12-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے مالیتی -/5000 روپے (2) 3 مرلہ رہائشی مکان واقع پشاور شہر مالیتی -/700000 روپے (3) 10 مرلہ پلاٹ واقع گلشن علی راولپنڈی مالیتی -/32000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خالدہ صدیقہ۔ گواہ شد نمبر 1 نوید الرحمٰن قریشی ولد حبیب الرحمٰن قریشی۔ گواہ شد نمبر 2 قاضی راشد متین احمد ولد قاضی نسیم احمد (مرحوم)

مسل نمبر 68036 میں ریحانہ ابرار

زوجہ محمد ابرار احمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-1-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 73 تولے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ریحانہ ابرار۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ابرار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68037 میں محمد ابرار احمد

ولد ارشاد احمد قوم سید افغان پیشہ ڈاکٹر عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/45000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ابرار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبداللہ جان وصیت نمبر 48825۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68038 میں معراج احمد

ولد محمود احمد قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت 1990ء ساکن پشاور صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 1-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دوکان مالیتی -/800000 روپے (2) کار مالیتی -/800000 روپے (3) نقد رقم -/5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/90000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ معراج احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبداللہ جان وصیت نمبر 48825۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 68039 میں مریم نثار

بنت نثار احمد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-2-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی چین مالیتی -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم نثار۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد ولد نثار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 میر وسیم الرشید مربی سلسلہ ولد میر عبدالرشید

مسل نمبر 68040 میں سمیر احمد

ولد نثار احمد قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سمیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد ولد نثار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 میر وسیم الرشید مربی سلسلہ

مسل نمبر 68041 میں عمر محمود باجوہ

ولد رفیع احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن

احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عمر محمود باجوہ۔گواہ شد نمبر 1 طارق نوید ولد طفیل محمد۔گواہ شد نمبر 2 میر وسیم الرشید مربی سلسلہ

مسل نمبر 68042 میں رانا محمد اختر

ولد رانا محمد طفیل قوم راجپوت پیشہ دوکاندار عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 10 مرلہ مکان واقع چک نمبر 168 مراد مالیتی -/150000 روپے (2) 1 کنال زرعی اراضی چک نمبر 168 مراد مالیتی -/37500 روپے (3) نقد رقم -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے سالانہ بصورت دوکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رانا محمد اختر۔گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد سانول معلم سلسلہ وصیت نمبر 39423۔گواہ شد نمبر 2 رانا منور احمد شاہد ولد رانا محمد اشرف

مسل نمبر 68043 میں رانا محمد احمد

ولد رانا نذیر حسین قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 12 کنال چک نمبر 22 حمید آباد مالیتی اندازاً -/300000 روپے (2) زرعی اراضی 2 کنال 6 مرلہ واقع چک نمبر 168 مراد مالیتی اندازاً -/86750 روپے۔نوٹ: ۔جائیداد بالا از ترکہ اہلیہ مرحومہ ملی ہے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/400000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رانا محمد احمد۔گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد سانول معلم سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد احمد

مسل نمبر 68044 میں طاہر احمد خاں رانا

ولد فیروز خاں رانا قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 2 ایکڑ واقع چک نمبر 168 مراد مالیتی اندازاً -/800000 روپے (2) کوٹھی واقع چک نمبر 168 مراد مالیتی اندازاً -/4000000 (3) مویشی اندازاً مالیتی -/210000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/100000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طاہر احمد خاں رانا۔گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد سانول معلم سلسلہ وصیت نمبر 39423۔گواہ شد نمبر 2 حافظ سلمان احمد رانا ولد طاہر احمد خاں رانا

مسل نمبر 68045 میں طاہر احمد

ولد صالح محمد خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بورے والا ضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 3 مرلہ رہائشی مکان واقع بورے والا مالیتی -/200000 روپے (2) 5 مرلہ پلاٹ واقع بورے والا مالیتی اندازاً -/400000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7858 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔طاہر احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال عابد ولد نور احمد۔گواہ شد نمبر 2 ملک ظفر محمود ولد ملک سلطان علی

جلسہ سیرت النبی ﷺ

(زیر اہتمام مجلس نابینا ربوہ)

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مجلس نابینا ربوہ مختلف اہم جماعتی و ملکی دنوں کی مناسبت سے اپنے اجلاسات منعقد کرتی رہتی ہے۔ مورخہ 8 اپریل 2007ء کو خلافت لائبریری ربوہ بوقت 9 بجے محترم سید طاہر محمود صاحب ماجد نائب ناظر مال ربوہ آمد کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا۔تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب نیاز نے حضرت مسیح موعود کا کلام خوش الحانی سے پڑھا۔مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نظارت اشاعت نے حضرت نبی اکرم ﷺ کا معذوروں اور مجبوروں کے ساتھ حسن سلوک کے موضوع پر خطاب کیا۔اس کے بعد خاکسار نے خطاب کیا۔آخر پر مکرم صدر صاحب جلسہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حاضرین کو آنحضور ﷺ کے ساتھ عشق و محبت پیدا کرنے کی تحریک کی اور اپنے خطاب کے بعد اختتامی دعا بھی کروائی۔دعا کے بعد جملہ حاضرین کو ریفریشمنٹ دی گئی۔اس طرح یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

شکریہ احباب

مکرم محمد افتخار احمد چوہدری صاحب سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں میرے داماد مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ و انچارج المہدی ہسپتال مٹھی سندھ کا دسمبر 2006ء میں کراچی میں بائی پاس کا آپریشن ہوا تھا جس کیلئے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خاص طور پر درخواست دعا کی گئی۔جس پر پیارے آقا نے فرمایا کہ "کسی پریشانی کی ضرورت نہیں" خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے باوجود ڈاکٹر صاحب موصوف کے شوگر کے مریض ہونے کے بہت تیزی سے زخم مندمل کر دیئے اور اب ڈاکٹر صاحب اپنے فرائض ادا کرنے میں مصروف ہیں۔خاکسار ان تمام احباب جماعت کا ممنون ہے۔خدا تعالیٰ ان سب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے ایک قریبی رشتہ دار مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب مقیم لندن زبان کے نیچے گلٹیوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔گلٹیوں کی وجہ سے کھانے پینے میں دشواری ہوتی ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اور مکمل شفا بخشے اور کام کرنے کی توفیق دے۔آمین

مشہور ادیب۔سید امتیاز علی تاج

اردو ڈرامے کی تاریخ انارکلی اور اس کے خالق سید امتیاز علی تاج کے تذکرے کے بغیر کبھی مکمل نہیں ہوسکتی۔

سید امتیاز علی تاج شمس العلماء سید مولوی ممتاز علی کے صاحبزادے تھے۔جن کا تعلق دیوبند سے تھا مگر وہ لاہور آکر بس گئے تھے۔یہیں 13 را کتوبر 1900ء میں امتیاز علی پیدا ہوئے، امتیاز علی تاج نے اپنی تعلیم گورنمنٹ کالج لاہور سے مکمل کی اور دور طالب علمی میں انگریزی کے کئی بلند پایہ ڈراموں کو اردو میں منتقل کر کے انہیں سٹیج کیا۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے والد کے قائم کردہ ادارے دارالاشاعت پنجاب میں کتابوں کی تدوین میں شریک رہے اور ایک زمانے تک اسی ادارے کے بچوں کے اخبار ''پھول'' اور خواتین کے اخبار ''تہذیب نسواں'' کے مدیر رہے۔بعد ازاں ایک ادبی رسالہ کہکشاں جاری کیا۔

تاج صاحب دور جدید کے مستند ادیبوں اور ڈرامہ نگاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ایک زمانے میں انہوں نے سٹیج کے لئے کئی ڈرامے لکھے جو عامیانہ روش سے جدا تھے۔1922ء میں مشہور ڈرامہ انارکلی تحریر کیا جو شائع ہوتے ہی اردو ادب کا کلاسیک بن گیا۔اس کے علاوہ ان کا کردار چچا چھکن بھی اردو کے یادگار کرداروں میں سے ایک ہے۔

امتیاز علی تاج نے فن ڈرامہ پر تنقیدی مضامین، ریڈیو ڈرامے، ناول، افسانے اور متعدد فلمی کہانیاں بھی لکھیں اور ہدایات کے فرائض بھی انجام دیئے۔عمر کے آخری چند سال پہلے پاکستان آرٹ کونسل لاہور کے اور پھر مجلس ترقی ادب لاہور کے ناظم کی حیثیت سے گزارے جہاں انہوں نے اردو کی بیسیوں کلاسیکی کتابوں کو دوبارہ شائع کر کے نئی زندگی عطا کی اور اردو ادب کو تازگی بخشی۔اسی زمانے میں انہوں نے خود بھی اردو ڈرامے اور اس کی تاریخ پر متعدد تحقیقی کتابیں لکھیں۔

18 را پریل 1971ء کو ان پر نامعلوم افراد نے قاتلانہ حملہ کیا۔جس کے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اگلے دن 19 اپریل 1970ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔تاہم وہ اپنے علمی اور ادبی کارناموں بالخصوص انارکلی کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر الفضل برائے توسیع اشاعت، چندہ جات، بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

پاکستان اور چین میں 27 سمجھوتے

وزیر اعظم شوکت عزیز نے بیجنگ میں اپنے چینی ہم منصب وین جیاباؤ سے دوطرفہ تعلقات اور عالمی امور پر مذاکرات کئے جبکہ دونوں ملکوں نے نجی اور سرکاری شعبے میں تعاون کے 27 اہم معاہدوں اور مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے جن میں گوادر ائیر پورٹ کی تعمیر، پاک چین مشترکہ سرمایہ کار کمپنی کا قیام، دوہرے ٹیکسوں سے بچاؤ 5 سالہ معاشی تعاون اور خلائی ٹیکنالوجی کا سمجھوتہ شامل ہے۔ سرکاری شعبے میں 13 اور نجی شعبے میں 14 سمجھوتے ہوئے۔

کرپٹ پولیس افسروں کو فوری معطل کر کے برطرفی کیلئے کارروائی کی جائے

وزیراعلیٰ پنجاب نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ صوبے میں پولیس ہائی وے پٹرولنگ پوسٹوں کیلئے تعینات تمام ڈی ایس پی حضرات کو فوری طور پر تبدیل کر دیا جائے اور ان کی جگہ پٹرولنگ پوسٹوں کیلئے بھرتی کئے گئے تربیت یافتہ عملے سے ایماندار اور فرض شناس آفیسرز کو تعینات کیا جائے۔ انہوں نے کرپٹ پولیس آفیسرز کو ٹرانسفر کرنے کی بجائے فوری معطل کرنے کی ہدایت کی اور ان کی فیلڈ پوسٹنگ پر پابندی عائد کرنے کے احکامات جاری کئے اور کہا کہ قانون کے تحت انہیں نوکری سے برخواست کرنے کیلئے کارروائی عمل میں لائی جائے۔

پی ٹی سی ایل کی پراپرٹی اتصالات کو منتقل کرنے کے خلاف حکم امتناعی جاری

سندھ ہائی کورٹ نے پی ٹی سی ایل کی پراپرٹی اتصالات گروپ کے نام منتقل کئے جانے کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا اور کہا کہ جب تک اتصالات گروپ مجموعی رقم کی ادائیگی نہ کر دے اس وقت تک پراپرٹی اس کے نام منتقل نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اتصالات پی ٹی سی ایل کی پراپرٹی کا مالک بن سکتی ہے۔

اسی برس وطن واپس آؤں گی، بے نظیر

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ رواں سال ہر صورت وطن واپس آئیں گی اور پاکستان میں آنے والی حکومت پیپلز پارٹی کی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کا مستقبل بہت روشن دیکھ رہی ہیں۔ گزشتہ ایک دہائی سے زائد عرصہ تک قربانیاں دینے والے کارکنوں کا صبر پھل لانے والا ہے۔

ملک بھر میں گرمی کی شدید لہر، غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ وبال جان بن گئی

ملک بھر میں گرمی کی شدید لہر، کئی کئی گھنٹے غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ عوام کیلئے وبال جان بن گئی۔ شدید گرمی اور حبس کی وجہ سے دو افراد جاں بحق جبکہ درجنوں بچے اور بوڑھے نڈھال ہو گئے متعدد بے ہوش، میٹرک کے امتحانات میں مصروف طلباء وطالبات کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ عوام واپڈا دفتر کے سامنے سراپا احتجاج بن گئے اور مطالبہ کیا کہ فوری طور پر غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ بند کیا جائے۔

پی آئی اے کے طیارے کی ہنگامی لینڈنگ

کراچی سے فیصل آباد کیلئے روانہ ہونے والی پی آئی اے کی پرواز کے ایمرجنسی لینڈنگ کے دوران 8 ٹائر پھٹ گئے تاہم مسافر محفوظ رہے۔ ایمرجنسی لینڈنگ کے دوران سول ایوی ایشن کا عملہ بھی مستعد ہو گیا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

ملتان میں چار بھائیوں کو پھانسی

ملتان میں 13 رشتہ داروں کے قاتل 4 بھائیوں کو بیک وقت پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی پانے والے چاروں بھائیوں کے والد اللہ دتہ کچھ عرصہ قبل جیل میں انتقال کر گئے تھے۔ ان چاروں بھائیوں پر الزام تھا کہ انہوں نے خاندانی زمین کے تنازعہ پر 15-اپریل 1999ء کو اپنے تین چچاؤں سمیت خاندان کے 13-افراد کو کلہاڑیوں اور ٹوکوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے قتل کر دیا تھا۔ لاشوں کو ڈاکٹری معائنہ کے بعد ورثاء کے حوالے کر دیا گیا۔

ادرک شریانوں میں خون کا گاڑھا پن ختم کرنے کی بہترین دوا

ادرک شریانوں میں خون جمنے یا گاڑھا ہونے سے روکنے والی بہترین قدرتی دوا سمجھا جاتا ہے۔ اطباء قدیم دور سے لے کر اب تک شریانوں میں بلڈ کلوٹنگ روکنے کیلئے ادرک کا سہارا لیتے ہیں۔ اس لئے ادرک دل کے امراض میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ادرک میں پائے جانے والے اجزاء ہوا کی نالیوں میں تنگی، دمہ کالی کھانسی اور تپ دق کیلئے مفید قرار دیئے جاتے ہیں۔ تازہ ادرک کے رس میں شہد ملا کر سوتے وقت پینے سے دوران خون تیز ہوتا ہے اور اس سے اعصاب کی کمزوری میں بھی کمی آ سکتی ہے۔

نظام شمسی سے باہر پانی کی دریافت

ماہرین فلکیات نے پہلی بار نظام شمسی سے باہر ایک سیارے میں پانی کی موجودگی کا مشاہدہ کیا ہے۔ ایچ ڈی دو صفر نو چار آٹھ بی کے نام سے معروف اس سیارے کی ہیئت سیارہ مشتری سے ملتی جلتی ہے اور یہ سیارہ زمین سے ڈیڑھ سو نوری سالوں کے فاصلے پر واقع ہے۔ نظام شمسی سے باہر کے متعدد سیاروں میں آبی بخارات یا بھاپ کی موجودگی کی توقع ہمیشہ سے کی جاتی رہی ہے۔

(روزنامہ دن 14-اپریل 2007ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 19/اپریل	
طلوع فجر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:42

بیلجیئم ادویات برآمد کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا

بیلجیئم ادویات اور کیمیائی مصنوعات برآمد کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ گزشتہ چھ سالوں میں بیلجیئم سے ان اشیاء کی برآمدات میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا ہے اور تقریباً دوگنا ہو گئی ہیں۔ بیلجیئم کا شمار ادویات اور کیمیائی مصنوعات برآمد کرنے والے دس بڑے ممالک میں ہوتا ہے۔ 2006ء میں ڈبلیو ٹی او نے جرمنی کو ان اشیاء کا سب سے بڑا برآمد کنندہ قرار دیا تھا لیکن رواں سال 2007ء کے دوران جاری ہونے والی رپورٹ میں بیلجیئم کا پہلا نمبر ہے۔

(روزنامہ دن 16-اپریل 2007ء)

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا -
منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے -
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

جرمنی جانے سے پہلے
جرمن زبان سیکھئے
برائے رابطہ
دارالرحمت غربی ربوہ
047-6213372
0300-7702423
0333-6715543

''لاعلاج'' مریضوں کا علاج
سیمینار
شرکت کیلئے:
0334-6372030
ہومیو ڈاکٹر سجاد - ربوہ

زیورات کی دنیا میں قابل اعتماد اور معیاری نام
کوہ نور جیولرز
نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹر: خورشید احمد
رہائش: 068-5874179
فون دکان: 068-5876508-068-588488

C.P.L 29-FD

MAGNA GROUP
THE TEXTILE MASTERS

- SPINNING
- WEAVING
- PROCESSING (BLEACHING, DYEING, PRINTING & FINISHING)
- STITCHING
- CHEMICALS
- SCREENS
- USED TEXTILE MACHINERY OF ALL SORTS

- HOME TEXTILE: Printed Bed Sheets, Pillowcases, Quilt Covers, Comforters, Etc.
- HOSPITALITY: Optical, White, Dyed, Plain & Stripe Satin Sheets and Pillowcases, Etc
- HEALTH CARE: Patient Gowns, Doctors Over All, Operation Gowns, Etc

- Pioneers of Rotary Printing Screens in Pakistan
- Manufacturer of Best Printing Screens in wide range of Mesh Repeats & Length..

Available Mesh: 25,60,80,100,125, & 155
Repeats: 640,819,914,1019,(mm)
Length: 1450,1850,3050,3500 (mm)

HEAD OFFICE:
44-46 Chenab Market
Madina Town, Faisalabad
Tel: +92-41-8721460, 8730960
Fax: +92-41-8736461
E-Mail: magna@cyber.net.pk
info@magnatextile.com
Web: www.magnatextile.com

FACTORY:
2.6 Km, Khurrianwala-Jaranwala Road Faisalabad.
Tel: +92-41-4360791, 4361846
Fax: +92-41-4361482
E-Mail: magnatex@fsd.paknet.com.pk